146012 ـ كيا مرتد بيوى كے ساتھ رہنے والے خاوند كے ساتھ رہنے سے دوسرى بيوى گنہگار ہوگى ؟

سوال

ميرے خاوند نے ايك امريكى لڑكى سے شادى كى اور كچھ عرصہ بعد وہ مسلمان ہو گئى كيونكہ ميرے خاوند نے اسے دھمكى دى كہ اگر اس نے اسلام قبول نہ كيا تو وہ اسے چھوڑ دےگا، اس نے صرف نام كا ہى اسلام قبول كيا اور سوائے روزوں كے كسى بھى اسلامى تعليم پر عمل نہيں كيا.
اور كچھ عرصہ سے ميرا خاوند مجھے كہہ رہا ہے كہ وہ امريكى عورت بہت سارى اسلامى اشياء پر ايمان نہيں لائى اور نہ ہى انہيں پسند كرتى ہے مثلا پردہ تو كر ليا ہے ليكن ايمان نہيں، اور اسى طرح ايك سے زيادہ شاديوں پر بھى ايمان نہيں ركھتى اور نہ ہى جہاد اور وراثت پر.
اور اس نے اعتراف كيا ہے كہ وہ ابھى تك شراب نوشى كرتى اور جوا كھيلتى ہے، ميرا سوال يہ ہے كہ كيا ميرے خاوند پر اسے طلاق دينا واجب ہے يا نہيں، اور اگر وہ طلاق نہ دينا چاہے تو كيا ميرا اپنے خاوند كے ساتھ رہنا حرام تو نہيں كيونكہ وہ ايك مرتد عورت سے شادى شدہ ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب بيوى اسلام سے مرتد ہم جائے تو فورى طور پر اس سے عليحدگى اختيار كرنا لازم ہے، اور اس سے استمتاع كرنا حرام ہوگا؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم كافر عورتوں كى ناموس اپنے قبضہ ميں نہ ركھو الممتحنۃ (10).

اور اگر بيوى دخول يعنى رخصتى سے قبل مرتد ہو جائے تو فورى طور پر نكاح فسخ ہو جائيگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب خاوند يا بيوى ميں سے كوئى ايك بھى رخصتى سے قبل مرتد ہو جائے تو عام اہل علم كے قول كے مطابق نكاح فسخ ہو جائيگا.

لیکن داود ظاہری سے بیان کیا گیا ہے کہ ارتداد سے نکاح فسخ نہیں ہوگا، کیونکہ اصل میں نکاح باقی ہے.

لیکن ہماری دلیل اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان ہے:

اور تم کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضہ میں مت رکھو .

اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

تو تم انہیں کفار کی طرف مت لوٹاؤ، نہ تو وہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لیے حلال ہیں، اور نہ ہی وہ کافر ان عورتوں کے لیے حلال ہیں .

اور اس لیے بھی کہ دین کا مختلف ہونا صحیح ہونے میں مانع ہے، اس لیے فسخ نکاح واجب ہوا، بالکل اسی طرح اگر کسی کافر شخص کی بیوی مسلمان ہو جائے تو وہ اس کے نکاح میں نہیں رہ سکتی " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 133).

اور اگر رخصتی اور دخول کے بعد مرتد ہو تو کیا فوری طور پر علیحدگی ہو گی یا کہ عدت کے بعد ہو گی ؟

اس میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے، شافعی حضرات کا مسلك اور حنابلہ کے ہاں صحیح اور ان شاء اللہ راجح بھی یہی ہے کہ اگر وہ عدت ختم ہونے سے قبل اسلام میں واپس آ جائے تو وہ اسی نکاح پر باقی ہے، اور اگر اسلام میں واپس آنے سے قبل عدت ختم ہو جائے توعلیحدگی ہو جائیگی.

اور احناف اور مالکیہ کا مسلك ہے کہ مرتد ہونے کی صورت میں فوری طور پر علیحدگی واقع ہو جائیگی، چاہے دخول اور رخصتی کے بعد ہی کیوں نہ ہو.

دیکھیں: المغنی (7 / 133) الموسوعة الفقهية (22 / 198) الانصاف (8 / 216) كشاف القناع (15 / 121) تحفة المحتاج (7 / 328) الفتاوى الهندية (1 / 339) حاشية الدسوقی (2 / 270).

اس سے یہ معلوم ہوا کہ مرتد بیوی سے مباشرت کرنا جائز نہیں، بلکہ وہ اسے چھوڑ دے اور اسے توبہ کرنے اور اسلام کی طرف واپس آنے کی دعوت دے، اگر تو وہ عدت ختم ہونے سے قبل توبہ کر کے اسلام قبول کر لے تو وہ اس کی بیوی ہے، لیکن اگر عدت ختم ہو جائے اور وہ اسلام میں واپس نہ آئے تو نکاح فسخ ہو جائیگا.

اور اگر وہ مرتد ہونے کے باوجود اپنی بیوی سے مباشرت کرتا ہے تو وہ زنا کریگا.

دوم:

اگر خاوند مرتد بیوی سے علیحدہ ہونے سے انکار کر دے تو وہ مرتد بیوی کو اپنے پاس رکھنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا کیونکہ مرتد عورت کے بارہ میں شرعی حکم ہے کہ اگر شرعی قضاء اور شرعی عدالت ہو تو اس کی سزا قتل ہے اور یہ سزا شرعی عدالت ہی دےگی.

اس طرح مرتد بیوی کو دیکھنے اور اسے چھونے اور ہر قسم کے استمتاع کرنے پر وہ گنہگار ہے اور اگر اس سے جماع کرے تو وہ زانی ہوگا.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (4036) اور (7328) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

پھر اس حالت میں آپ کو طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہے؛ کیونکہ خاوند فسق کا ارتکاب کر رہا ہے اور وہ حرام پر مصر ہے، اور اگر آپ اس کے اس فعل کو برا جانتے ہوئے اس سے روکتی ہیں تو اس کے ساتھ رہنے میں آپ کو کوئی گناہ نہیں جب تك وہ خود مسلمان ہے.

مزید آپ سوال نمبر (47335) اور (10831) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .